

مہرِ منیر

سوانح حیات

حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب

نور اللہ مرقدہٗ

غرض ادائے نیاز است ورنہ حاجت نیست کمالِ حشمتِ محمود را بعجزِ ایاز

مہرِ منیر

سوانح حیات

فانی فی اللہ باقی باللہ آیت من آیات اللہ

حضرت سیّد پیر مہر علی شاہ صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ

گولڑہ شریف۔ ضلع اسلام آباد

تالیف

مولانا فیض احمد صاحب مفتی وخطیب درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

باجازت

حضرت سیّد پیر غلام محی الدّین شاہ صاحب قدس سرہٗ

باہتمام

جناب سیّد پیر غلام معین الدین شاہ صاحبؒ وسیّد پیر شاہ عبد الحق شاہ صاحب مدظلہٗ العالی

○

بار یازدہم

مقامِ اشاعت ـــــــــ گولڑہ شریف، ضلع اسلام آباد

تاریخ اشاعت ـــــــــ شعبان ۱۴۲۵ھ، اکتوبر ۲۰۰۴ء

تعداد ـــــــــ چھ ہزار (۶۰۰۰)

خطاطی ـــــــــ خوشی محمد ناصر قادری خوشنویس خوش رقم جالندھری
تلمیذ پرویں رقمؒ، ۲۰۔ ایس ۵ ابنک کالونی سمن آباد لاہور

مطبوعہ ـــــــــ پرنٹنگ پروفیشنلز لاہور، فون: ۷۵۵۳۷۱۱

ہدیہ ـــــــــ ۱۵۰ روپے

ـــــــ ملنے کے پتے ـــــــ

۱ ـــ کتب خانہ درگاہِ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف اسلام آباد

۲ ـــ مکتبہ مہریہ درگاہِ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف اسلام آباد

۳ ـــ مکتبہ ضیائیہ بوہڑ بازار راولپنڈی

۴ ـــ ضیاء القرآن پبلی کیشنز داتا گنج بخش روڈ لاہور

۵ ـــ فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور

دی گئی ہے۔

بریلوی اور دیوبندی

دیوبندی، بریلوی اور دیگر اسلامی مکاتیبِ فکر کے اختلافی مسائل پر آپ اپنا مسلک تحریر و تقریر اور تالیفات کے ذریعہ برابر واضح فرماتے رہے۔ اگرچہ فروعی مسائل میں اختلاف کی بنا پر ان کی باہمی کشمکش آپ کو ناپسند رہی۔ تاہم فریقین کی حق بات کو ہمیشہ سراہا۔ ابنِ تیمیہ اور اُن کے شاگرد ابنِ قیم کے متعلق فرماتے تھے کہ ان کے متبحر عالم اور خادمِ اسلام ہونے میں کلام نہیں، مگر بعض اجماعی مسایل میں رعایتِ توحید کے زعم میں تشدد اختیار کر گئے ہیں اور حضرات اہل اللہ خصوصاً حضرت شیخ اکبر قدس سرہٗ کے مسلکِ توحیدِ وجودی کو غلط طور پر پیش کر کے ایک بُری مثال قائم کی ہے۔ گویا اگر ہزار میں سے ایک پہلو بھی موافق موجود ہوتا تو مخالف کی نیت پر شبہ کرنے سے منع فرماتے۔ حضرتؒ نے امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کو محال۔ علمِ غیب عطائی اور سماعِ موتیٰ کو برحق اور ندائے یا رسُول اللہ، زیارتِ قبور، توسل و استمداد انبیاء و اولیاء علیہم السلام اور ایصالِ ثواب کو جائز قرار دیا۔ معبودانِ باطلہ اور اصنام کے متعلق نازل شدہ آیات کو انبیاء و اولیاء علیہم السلام پر منطبق کرنے کو تحریف و تخریب سے تعبیر فرما کر مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب "تقویۃ الایمان" کے استدلال کی تردید فرمائی۔

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کی صحیح تفسیر

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کے معانی میں حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ جیسے عالم کو بھی شبہ ہو گیا تھا کہ نیاز میں ذبح ہونے والے جانور پر اگر کسی وقت بھی اصحابِ نیاز یعنی انبیاء و اولیاء کا نام لے لیا گیا۔ تو ذبیحہ حرام ہو گا۔ مگر حضرتؒ نے اعلاء کلمۃ اللہ تصنیف فرما کر قرآن و حدیث اور فقہ و لغت سے ثابت فرما دیا کہ اس آیہ شریف کی مُراد صرف اُسی ذبیحہ سے ہو گی جس پر چھری چلاتے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کی بجائے غیر اللہ کا نام پکارا جائے گا یا غرض ایصالِ ثواب اور کھانے کھلانے کی بجائے محض غیر اللہ کے لیے خون گرانے کی ہو گی، جیسے کہ بعض ممالک میں بادشاہوں کی تعظیم کے سلسلہ میں رسُوم میں یا اہلِ ہنود میں بھوگ کا طریقہ رائج ہے۔

غیر مقلدین

طاعُون زدہ آبادی سے دُوسری آبادی کی طرف موت سے فرار کی نیت سے نقل مکانی کو حضرتؒ نے گناہ کہا۔ لیکن علاج کے لیے کھلے میدانوں اور باغوں میں چلے جانے کو مباح فرمایا۔ اس پر غیر مقلدین کے ساتھ تحریری مناظرات چل نکلے مگر میدان بفضلہٖ آپ کے ہاتھ رہا۔ اور تمام اُمت میں آپ ہی کا فتویٰ جاری ہوا۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے بھی اس فتویٰ میں آپ کی تائید کی۔

علم الکلام کے اختلافی مسائل میں آپ کا مسلک

صفاتِ باری تعالیٰ اور علمِ کلام کے بعض دیگر اہم مسائل میں اشاعرہ اور ماتریدیہ کے اختلاف پر حضرتؒ نے عموماً صوفیائے